(لبیں مونڈنا)

مسئلہ حلق الشوارب

مکتوب شریف

مجدد ملت حضرت سیدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہ پیر ارچی خراسانی مبارک دامت برکاتہم العالیہ

بنام حضرت میاں محمد سیفی حنفی آفریدی دامت برکاتہم العالیہ

اردو ترجمہ ڈاکٹر [illegible] سیفی

مسئلہ جر الاسبال

یعنی

شلوار کو ٹخنوں سے اوپر رکھنے کا مسئلہ

تالیف حضرت مفتی احمد الدین توگیروی سیفی

ناشر ادارہ محمدیہ سیفیہ پبلیکیشنز

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف لاہور 0321-8401546

مسئلہ حلق الشوارب (لبیں مونڈنا)

محبوب سبحان، مجدد دوراں، سرفرازِ مقام صدیقیت و عبدیت

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک

پیرارچی وخراسانی دامت برکاتہم العالیہ کا مکتوب شریف

بنام

سراج السالکین شیخ العلماء والاتقیا

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

اردو ترجمہ۔ ڈاکٹر تنویر زینب سیفی

جامعہ جیلانیہ نادرآباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

مسئلہ جرّ الاسبال

یعنی

شلوار کو ٹخنوں سے اُوپر رکھنے کا مسئلہ

تالیف

حضرت مفتی احمد الدین توکیروی سیفی

ناشر: مکتبہ محمدیہ سیفیہ حسین ٹاؤن راوی ریان شریف لاہور

بظلِ عنایت

محبوب سبحاں مجدد دوراں قیوم زماں امام خراساں

حضرت اخندزادہ **سیف الرحمن** پیرارچی

مبارک دامت برکاتہم العالیہ

زیب آستانہ عالیہ سیفیہ مجددیہ نقشبندیہ

سہروردیہ چشتیہ قادریہ فقیرآباد شریف بند روڈ لاہور

....

بظلِ حمایت

مخدوم اہلسنت عاشق ماہ رسالت

شیخ العلماء والاتقیاء

حضرت میاں **محمد سیفی** حنفی ماتریدی

دامت برکاتہ العالیہ

زیب آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ

حسین ٹاؤن راوی ریان شریف لاہور

نام کتاب۔ مسئلہ حلق الشوارب و مسئلہ جر الاسبال

اشاعت: جون 2008ء

طباعت: صوفی غلام مرتضیٰ سیفی

معاون طباعت: صوفی فیاض احمد محمدی سیفی

ناشر: مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

ہدیہ: 24روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ سیفیہ آستانہ عالیہ سیفیہ نقشبندیہ مجددیہ فقیر آباد (لکھوڈیر بند روڈ لاہور)

مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف

آستانہ توکیریہ سیفیہ گل نشاں پارک بھوبھتیاں رائیونڈ لاہور

آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ نادر آباد لاہور کینٹ

آستانہ عالیہ گلزاریہ سیفیہ چونگی امر سدھو لاہور

مسئلہ حلق الشوارب

(لبیں مونڈنا)

مکتوب شریف

محبوب سبحاں، مجدد دوراں، سرفرازِ مقام صدیقیت وعبدیت

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک

پیرارچی وخراسانی دامت برکاتہم العالیہ

بنام

سراج السالکین شیخ العلماء والتقیا

حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

اردو ترجمہ:۔ ڈاکٹر تنویر زینب سیفی

جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

مسئلہ حلق شوارب (لبیں مونڈنا)

کسی سالک نے یہ مسئلہ (یعنی لب کو مونڈنا) پیر طریقت راہبر شریعت شیخ الشیوخ حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی کو خط لکھا کہ لبیں مونڈنا ممنوع اور بدعت ہے لہذا اسے ترک کرنا چاہیے) اسے بدعت اور ممنوع قرار دیا اور رسید دو حوالے پیش کیے۔

نمبرا: لیس منا من حلق الشارب (الحدیث) وہ ہم سے نہیں جو لبیں مونڈے (غنیۃ الطالبین ص ۱۴ مطبوعہ مصر)

نمبر۲: والسنۃ تقصیر الشارب فحلقہ بدعۃ۔ لبوں کا پست کرنا سنت اور منڈانا بدعت ہے (روح البیان ص ۲۲۲ ج ۱)

مجدد عصر ۱۴۲۲ ھ ق، قیوم زماں فقیہ العصر شیخ المشائخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ کی جناب میں پیش کیا تو آپ نے درج ذیل افتاء صادر فرمایا۔

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

عزیزم حضرت میاں محمد حنفی سیفی ساکن راوی ریان لاہور

اسلام علیکم وعلی من لدیکم والسلام علی من اتبع الھدی
علی عبادہ الذین اصطفیٰ:

مسئلہ اول:

غنیۃ الطالبین علیہ الرحمہ ۱۴ کا جو حوالہ درج ہے انکی ولایت و بزرگی مسلم ہے لیکن وہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں اور اپنے مذہب کے ثقہ ہیں ۴۷۱ ق ھ میں ان کی ولادت باسعادت ہوئی لیکن ہم امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی کے مقلد ہیں۔

منقول ہے کہ مقلد کیلئے اپنے امام کا قول ہی حجت ہوتا ہے ہم مقلدین کیلئے دوسرے امام کے قول پر بلا ضرورت عمل کرنا جائز نہیں چنانچہ اس کے متعلق ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں۔

فاما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذھب ابی حنیفۃ فلا یملک المخالفۃ فیکون معزولاً بالنسبۃ الی ذالک الحکم (رد المختار ص ۴۳۲ ج ۳) (جدید ایڈیشن ص ۴۵۸ ج ۵) مقلد کو قاضی صرف اس لیے بنایا گیا ہے کہ وہ اپنے امام ابو حنیفہ کے مذھب کے مطابق فیصلہ کرے آپ کے مذھب کی وہ مخالفت نہیں کرسکتا اگر کرے گا تو وہ اس فیصلہ میں معزول ہوگا۔

علامہ ابن نجیم مصری جنکا لقب ثانی ابوحنیفہ ہے شرح کنزل الدقائق کتاب المفقود میں رقمطراز ہیں والعجب من المشائخ کیف یختارون خلاف ظاھر المذھب مع انہ واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفہ (بحرالرائق ص ۱۶۵ ج ۵) ان مشائخ پر تعجب ہے ظاہر مذھب کے خلاف اختیار کرتے

ہیں (فتویٰ دیتے ہیں) جبکہ ابوحنیفہ کے مقلدین کے لیے صرف آپکی ہی اتباع لازم ہے نہ کہ کسی دوسرے مذھب کی۔ (انفع المسائل فی متفرقات المسائل ص ۳۳ صد مسائل قاری)

حصہ دوم:

کہ روح البیان میں ہے لبوں کا تراشنا سنت اور مونڈنا بدعت ہے

روح البیان کے مصنف علوم ظاہری و باطنی کے جامع اور جمیع علوم کے منبع مولانا الشیخ اسماعیل حقی بروسوی قدست اسرارہ ہیں روم میں پیدا ہوئے اور سن وفات ۱۱۳۷ھ ق ہے۔

یہ حضرت نہ طبقہ مجتھدین فی شرع سے ہیں نہ ہی طبقہ مجتہدفی المذھب، نہ مجتھد فی المسائل نہ اصحاب تخریج، نہ اصحاب ترجیح اور نہ مفتی فی المذھب ہیں۔

وقد استقر رائی الاصولیین ان المفتی ھو المجتھد (درالمختار ص ۵۱ ج ۱ اور جدید مطبوعہ ص ۶۹ ج ۱).

دوسرے مقام پر علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں

لا بد للمفتی ان یعلم حال من یفتی بقوله ولا یکفیه معرفته باسمه ونسبه بل لا بد من معرفته فی الروایة ودرجته فی الدرایة وطبقته من طبقات الفقهاء لیکون علی بصیرة بین القائلین المتخالفین قدرة کافیة فی الترجیح بین القولین المتعارضین (ردالمختار ص ۵۷ ج ۱ جدید مطبوعہ ص ۷۷ جلد ۱)

مفتی کیلئے ضروری ہے کہ اسے معلوم ہو کہ کس کے قول پر فتویٰ دے رہا ہے صرف اسکے نام ونسب سے واقفیت کافی نہیں بلکہ یہ بھی جانتا ہو کہ روایت اور درایت (عقل وفہم)

میں وہ کون سے درجہ میں ہے اور طبقات میں سے وہ کون سے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے تا کہ دو مخالف اقوال کے درمیان امتیاز کر سکے اور دو متعارض اقوال کے مابین ایک قول کو ترجیح دینے میں قدرت کاملہ رکھتا ہو۔

پھر اسکے بعد متصل ہی ابن عابدین نے طبقات فقہاء بیان کیے ہیں کہ وہ سات ہیں۔

نمبرا- الاولیٰ طبقہ المجتہدین فی الشرع کالائمۃ الاربعۃ۔ شریعت میں مجتہدین جیسے ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، مالک بن انس، محمد بن ادریس شافعی، امام احمد بن حنبل وغیرھم

نمبر۲- الثانیہ طبقۃ المجتہدین فی المذھب کابی یوسف و محمد سائر اصحاب ابی حنیفۃ القادرین علی استخراج الاحکام من الادلۃ علی مقتضی القواعد۔ مذھب کے مجتہدین جو احکام شرعیہ کو دلائل شرعیہ سے استنباط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں ان قواعد کے مطابق جو انکے امام نے احکام کے متعلق مقرر کئے ہیں اگرچہ فروعی مسائل میں اپنے امام کی مخالفت بھی کر سکتے ہیں اور کرتے بھی ہیں جیسے امام ابو یوسف، امام محمد، زفر، حسن بن زیاد وغیرھم۔

الثالثہ نمبر۳ طبقۃ المجتھدین فی المسائل التی لانص فی عن صاحب المذھب۔ ان مسائل کو حل کرنے والے جو اپنے امام سے منصوص نہیں جیسے امام ابو جعفر، خصاف، ابوالحسن کرخی، شمس الائمہ سرخسی اور قاضی خان وغیرھم جیسے الرابعۃ نمبر۴ طبقۃ اصحاب التخریج من المقلدین۔ مقلدین میں سے جو مجمل اور مبہم مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ ابو بکر رازی، کرخی وغیرھم

نمبر۵- الخامسة طبقة اصحاب الترجیح من المقلدین وہ طبقہ جو بعض مسائل اور بعض اقوال کو دوسرے بعض پر ترجیح دے سکے۔ ابو الحسن قدوری صاحب ہدایہ علی بن برہان وغینانی وغیرھا جیسے وہ کہتے ہیں ھذا اولی۔ ھذا اصح روایۃ۔ ھذا اوفق للناس۔

نمبر۶- السادسة طبقة المقلدین القادرین علی التمیز بین الاقوی والقوی و ظاھر الروایة والنادرة مقلدین فقہا، کا وہ طبقہ جو صحیح، ضعیف، قوی، اقوی، ظاہر الروایت اور نادر کے درمیان فرق کر سکے۔ جیسے صاحب کنز، صاحب در مختار، صاحب وقایہ وغیرھم

نمبر۷- السابعة طبقة المقلدین لا یقدرون علی ما ذکر ولا یفرقون بین الغث والثمین

مقلدین کا طبقہ جو مذکورہ بالا امور میں نہ ہو صرف اقوال کا ناقل ہو (رد المختار ص ۷۷ ج ۱ جدید مطبوعہ)

علامہ سید احمد طحطاوی حنفی جو کہ طبقات مجتہدین سے تعلق رکھتے ہیں وہ در مختار کی شرح میں رقمطراز ہیں" وقع فی بعض العبارات التعبیر بالقص و فی بعضها التعبیر بالحلق ففی الهندیة ذکر الطحاوی فی شرح الآثار ان قص الشارب حسن وتقصیره ان یوخذ منه حتی ینقص من الاطار وهو الطرف الاعلی من الشفة العلیا قال والحلق سنة وهو احسن من القص هذا قوله رحمه الله تعالیٰ علیه و صاحبیه وکذا فی المحیط الرخسی وعبارة المجتبی وحلق الشارب بدعة والسنة فیه القص

صح حلقه سنة نسبه الى ابى حنيفة و صاحبيه (طحاوی علی در المختار ص ۲۰۳ ج ۴)

بعض عبارات میں لبوں کی تراشنے کو قص سے تعبیر کیا ہے اور بعض میں حلق (مونڈنے) سے تعبیر کیا گیا ہے فتاوی ہندیہ (عالمگیری) میں ہے کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کیا ہے کہ لبوں کے بالوں میں قص کرنا حسن ہے اور اسکی تفسیر کہ اوپر والے ہونٹ کے اوپر والے بالوں کو اتنا باریک اور کم کیا جائے کہ چمڑا نظر آئے اور ان کا مونڈنا سنت ہے اور یہ تراشنے سے احسن ہے یہ امام ابو حنیفہ اور صاحبین (ابو یوسف، امام محمد) تینوں آئمہ کا قول ہے اور اسی محیط سرخسی میں ہے اور مجتبیٰ کی عبارت ہے لبوں کا مونڈنا بدعت ہے اور قص سنت ہے لیکن حلق (مونڈنے) کا سنت ہونا صحیح ہے یہ قول امام صاحب اور صاحبین کی طرف منسوب ہے۔

(مترجم عرض کرتا ہے کہ شرح معانی کی عبارت اور احادیث کے الفاظ پہلے نقل کر دیئے جائیں تو زیادہ مناسب ہوگا)

نمبر ۱- دو اسناد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا احفو الشوارب واعفو اللحی کہ لبوں میں احفاء نہ (جڑوں سے (اکھیڑنا) کرو اور داڑیوں کو بڑھاؤ۔

نمبر ۲- حضرت انس کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے "ولا تشبھوا بالیھود" اور یہود سے مشابھت نہ کرو۔

نمبر ۳- ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جزو الشوارب وارخوا واعفوا اللحی (مسلم ص ۱۲۹ ج ۱)

لبوں کو پست کرو اور داڑھیوں میں نرمی کردیا فرمایا انکو بڑھاؤ۔ (شرح معانی الآثار ص ۱۳۴-۱۳۳ ج ۲)

نمبر۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا "الفطرۃ خمس الختان والاستحداد وقص الشارب تقلیم الاظفار ونتف الابط (متفق علیہ بخاری ص ۸۷۵ ج ۲ و مسلم ص ۱۲۹ ج ۱) پانچ چیزیں فطرت سے ہیں ختنہ کرنا، شرمگاہ کے بال مونڈنا، لب کا تراشنا، ناخن کاٹنے اور بغل کے بال نوچنے

نمبر۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں

قص الشارب واعفاء اللحیة والسواك واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء قال ذکریا قال مصعب ونسیت العاشرة الا ان تکون المضمضة (مسلم ص ۱۲۹ ج ۱)

لب تراشنے، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنے، شرمگاہ کا دھونا، بغل کے بال نوچنے، شرمگاہ کے بال مونڈنے اور استنجاء کرنا ذکریا بن ابی زائدہ مصعب سے بیان کرتے ہیں کہ دسویں چیز بھول گیا ممکن ہے کہ کلی کرنا ہو اسی حدیث کو امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی روایت کیا ہے۔ (مذکورہ بالا حوالہ)

حافظ الحدیث شیخ ابن حجر عقلانی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں

اما القص فهو الذی فی اکثر الاحادیث کما هنا وفی حدیث عائشه وانس کذالك کلا هما عند مسلم وکذا حدیث حنظلة

عن ابن عمر فی اولی الباب وورد الخبر بلفظ الحلق وھی روایة
النسائی عن محمد بن عبداللہ بن یزید عن سفیان بن عیینة
بسند ھذا الباب رواہ جمھور اصحاب عیینة بلفظ القص وکذا سائر
روایات عن شیخہ الزھری ووقع عند النسائی من طریق سعید
المقبری عن بن ھریرۃ بلفظ تقصیر الشارب نعم وقع الایما
یشعر بأن روایة الحلق محفوظة کحدیث العلاء بن عبد
الرحمن عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عند مسلم بلفظ "جزوا
الشوارب وحدیث ابن عمر المذکور فی الباب الذی یلیہ بلفظ
احفو الشوارب وفی الباب الذی یلیہ بلفظ وانھکوا الشوارب لفظ قص

اکثر احادیث میں مروی ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہے امام مسلم کی دو روایات حضرت عائشہ اور انس میں بھی قص مذکور ہے اس باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر کی روایت میں بھی قص ہے اور امام نسائی نے حلق (مونڈنا) کی روایت اپنی سند سے ابن عیینہ سے بیان کی ہے وہ سند باب کی ابتداء میں مذکور ہے محمد بن عبداللہ بن یزید کے علاوہ دیگر اصحاب جمہور اصحاب ابن عیینہ نے قص ذکر کیا ہے اور اسکے شیخ امام زہری سے جو روایات ہیں ان میں بھی قص ہی مذکور ہے اور جو اس سے معلوم ہوا کہ حلق کی روایت محفوظ ہے علاو بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جو الفاظ نقل کئے ہیں جزوا الشوارب اور باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ احفو الشوارب اور آئندہ باب میں آرہا ہے اس میں ہے" انھکوا الشوارب "احفاء، انہاک، تقصیر، حلق) ان تمام الفاظ کا مفہوم بنتا ہے اوپر والے لب پر اگنے والے بالوں کے ازالہ میں خوب مبالغہ کرے (فتح الباری ص ۲۸۵ ج ۱۰)

ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں

الشارب کہتے ہیں اوپر والے ہونٹ پر اگنے والے بالوں کی الشارب الشعر الثابت علی طرف الشفة العلیا۔ اور نسائی کی روایت میں حلق الشارب اور تقصیر الشارب ہے امام نوری نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ لب کے بالوں کو اتنا تراشا جائے کہ اس کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور احفو کا معنی ہے کہ لب سے لمبے ہونے والے بالوں کو دور کر دیا جائے۔

قطبی کہتے ہیں قص الشارب ان یاخذ ما طال علی الشفة بحیث لا یوذی الآکل ولا یجتمع فیه الوسخ کہ قص الشارب کا معنی ہے کہ لب سے لمبے ہونے والے بالوں کو کاٹ دیا جائے تا کہ کھانے والے کو اذیت نہ دے اور نہ اس میں میل کچیل جمع ہو اور کہا کہ احفاء کا معنی بھی یہی ہے جڑوں سے ختم کرنا نہیں یہ امام مالک کا مذہب ہے وذهب الکوفیون ای بعضهم الی انه الاستئصال کوفیون کا مذہب استئصال (جڑوں سے ختم کرنا) ہے تمام کوئی مراد نہیں بلکہ بعض اور طبری نے کہا دونوں میں اختیار ہے جسے چاہے کرے اور اہل لغت کے نزدیک احفا کا معنی جڑ سے اکھیڑنا ہے اس طرح نھک کا معنی بھی بال دور کرنے میں مبالغہ کرنا ہے چونکہ سنت سے دونوں چیزیں ثابت ہیں لہذا کوئی تعارض نہیں قص میں بعض کا ختم کرنا اور احفاء میں سب کو ختم کرنا اور دونوں ہی ثابت ہیں اور امام عسقلانی نے دونوں میں اختیار کو ترجیح دی ہے کہ دونوں ہی احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں اسی طرح امام سیوطی نے تحقیق کی ہے (مرقات ص ۲۸۹ ج ۸)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں

اکثر احادیث میں قص ہے نسائی نے حلق اور تقصیر روایت کیا مسلم نے جز اور قص

روایت کیا امام بخاری نے اس باب میں قص اور اگلے باب میں نھک روایت کیا ہے جس سے مقصود ازالہ میں مبالغہ ہے احفاء کا معنی ازالہ اور استقصاء ہے انہاک کا مبالغہ فی الازالہ ہے اور جز کا معنی اتنا کم کرنا کہ چمڑا نظر آئے۔

(ارشاد الساری ص۴۶۲ ج ۸)

ائمہ اربعہ کے مذاہب: امام ابو جعفر احمد طحاوی حنفی فرماتے ہیں

امام مالک اور اہل مدینہ قص کو احناء پر ترجیح دیتے ہیں حلق اور احفاء مثلہ جو کہ ممنوع

احناف کا مسلک: امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں قص پست و کوتاہ کرنا حسن اور احفاء افضل و احسن ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے۔

صحابہ کرام: عثمان بن عبد اللہ بن رافع مدنی فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ عبد اللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی رافع بن خدیج، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع تمام لبوں میں احفاء کرتے تھے۔

دوسری روایت میں ہے ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی، رافع بن خدیج، سہل بن سعد، عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنھم لبوں کا احفاء (جڑوں سے اکھیڑتے تھے) کرتے تھے۔

ثیر واثر: عثمان بن ابراہیم حلبی (حاطبی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ لبوں کو اتنا کوتاہ کرتے تھے گویا کہ انہیں نوچتے ہیں۔

(شرح معانی الآثار ص۳۳۵،۳۳۲ ج ۲)

امام شافعی: امام طحاوی فرماتے ہیں کہ میں امام شافعی سے اس

بارے میں کوئی منصوص شـــئ نہیں دیکھی البتہ اسکے اصحاب میں سے جن کو میں نے دیکھا ہے جیسے شیخ مزنی اور ربیع وغیرھا کو وہ احفاء کرتے تھے میرے خیال میں انہوں نے آپکو دیکھ کر یا آپ کے متعلق یہ قول پڑھکر ہی یہ عمل کرتے ہونگے۔

اور ابن عربی نے عجیب بات کہی کہ کہ انہوں نے امام شافعی سے نقل کیا "انـــــــہ یستحب حلق الشارب" امام شافعی کے نزدیک لبوں کا مونڈنا مستحب ہے۔

امام طحاوی نے لکھا ہے امام ابو حنیفہ اور صاحبین (ابو یوسف، محمد) کے نزدیک حلق ہے۔

امام احمد بن حنبل: اقوم نے بیان کیا کہ "وکان احمد یحفی احفاء شدیدا" امام احمد بہت سخت احفاء کرتے تھے۔ اور یہ نص ہے کہ قص سے احفاء افضل ہے۔

کوفیوں کے نزدیک جز واحفاء کا معنی استصال ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں کا معنی لب سے جو لمبے ہوں انکا تراشنا اور بعض علماء دونوں کے درمیان اختیار کے قائل ہیں (جو چاہے کرے) امام طبری نے اسکو اختیار کیا ہے اور امام مالک اور کوفیوں کا قول نقل کیا اور اہل لغت سے نقل کیا کہ احفاء کا معنی استصال ہے۔

پھر طبری نے کہا سنت دونوں امور پر دلالت کرتی ہے اور دونوں میں تعارض بھی نہیں کیونکہ قص میں بعض کا اخذ ہے اور احفاء میں کل کا اخذ لہذا یہی مختار ہے کہ دونوں احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہیں۔

پھر ابن حجر نے بیہقی وطبرانی کے حوالہ سے نقل کیا کہ سرجیل بن مسلم خولانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے پانچ صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ لبوں کو کوتاہ کرتے تھے ابو امامہ باھلی مقدام بن معدی کرب کدنی، عتبہ بن عوف سلمی، حجاج بن عارم ثمالی اور عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنھم تھے۔

بیہقی وطبرانی نے عبداللہ بن ابی رافع کے حوالہ بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری، جابر بن عبداللہ، ابن عمر رافع بن خدیج، ابوا سید انصاری، سلمہ بن اکوع اور ابو رافع اپنی لبوں کو خوب تاہ کرتے تھے۔ نہکون کالحلق موںڈنے کی مانند (هذ الفظ الطبری، یہ طبری کی روایت کے الفاظ ہیں)

طبری نے عروہ، سالم، قاسم اور ابو سلمہ کی اسناد سے لکھا ہے" انهم کانو یحلقون شواربهم" اپنی لبوں کو موںڈتے تھے (مخلص فتح الباری ص ۲۸۶ ج ۱۰)

علامہ بدر الدین عینی حنفی رقمطراز ہیں

بل یستحب احفاء الشوارب ونراه افضل من قصها کہ امام طحاوی نے کہا دونوں نے کہا احفاء شوارب مستحب ہے بلکہ یہ قص سے افضل ہے قلت اراد بقوله الآخرون جمهور السلف منهم اهل الكوفة ومكحول ومحمد بن عجلان ونافع مولی ابن عمر وابو حنیفه وابو یوسف ومحمد رحمهم الله فانهم قالوا المستحب احفاء الشوارب وهوا افضل من قصها وروی ذالك من فعل ابن عمر وابی سعید خدری ورافع بن خدیج وسلمه بن اكوع وجابر بن عبد الله وابی اسید وعبد الله بن عمر وذكر ذالك كله ابن ابی شیبه باسناد هم اليهم

(عمدة القاری ص ۴۴ ج ۲۲)

میں کہتا ہوں کہ طحاوی کے قول الآخرون سے مراد جمہور سلف ہیں جن میں سے اہل کوفہ، مکحول، محمد بن عجلان حضرت ابن عمر کے غلام نافع، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف اور محمد بھی ہیں حضرت ابن عمر کے فعل سے ابو سعید خدری، رافع بن خدیج، مسلمہ بن اکوع، جابر بن عبداللہ ابو اسید اور عبداللہ بن عمر سے یہ عمل مروی ہے۔ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے

ساتھ اسکے عمل کو روایت کیا ہے۔ (الفاری ص ۴۸ ج ۲۲)

اقوال فقہاء:

علامہ ابوالاسفار علی محمد صاحب نے انفع الوسائل فی متفرقات المسائل میں، اس سوال " لبوں کا تراشنا سنت ہے یا بدعت ہے" کے جواب میں شرح مشکوٰۃ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں (مرقات ص ۳۰۱) کہ اس میں تین قول ہیں (نمبرا مکروہ نمبر ۲)

حرام نمبر ۳ سنت:

حرام اس بناء پر کہتے ہیں کہ یہ مثلہ کی ایک شکل ہے اور یہ حرام ہے شرح سفر السعادت ۴۹۴ اور نووی شرح مسلم ص ۱۲۹ ج ۱) میں ہے یہ امام مالک کا قول ہے

شیخ عبد الحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت صفحہ مذکورہ میں فرماتے ہیں کہ مذھب حنفی میں لبوں کا مونڈنا اسکا افضل ہونا محل تردد ہے اس مذکورہ کتاب کی ظاہری عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت کوتاہ کرنا یعنی قص ہے چنانچہ ہدایہ کی کتاب الحج باب الجنایات میں بھی یہی مذکور ہے۔

لیکن یہ کلام قابل تحقیق ہے کیونکہ فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۴۴۶ ج ۲ میں ہے صاحب کتاب نے وان اخذ من شاربه فعليه طعام حكومة عدل (جس سے لبوں سے بال اخذ کئے تو اسیر عادل کے فیصلہ کے مطابق طعام ہے) کہا ہے اور حلق شاربه (اگر لب مونڈے) نہیں کہا اس لیے کہ ہمارے کچھ فقہاء فرماتے ہیں اگر لب کا حلق کیا تو دم لازم نہیں آتا کیونکہ یہ داڑھی کا کچھ حصہ ہے لب اور داڑھی ملکر ایک مکمل عضو بنتا ہے اور صرف لب عضو کے چوتھائی حصہ سے کم ہیں۔

اس صفحہ پر کچھ آگے رقمطراز ہیں

صاحب ہدایہ کا حلق کی بجائے اخذ کا لفظ ذکر کرنے سے مقصود امام طحاوی کا رد ہے حلق سنت نہیں اخذ اور قص سنت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہمارے تینوں ائمہ (ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد) کے نزدیک حلق احسن اور افضل ہے اور متاخرین میں سے بعض کے نزدیک قص سنت ہے۔

اور مصنف نے امام محمد کی الجامع الصیغر سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے (قص والا) قص حلق سے عام ہے اس لیے کہ حلق بھی اخذ میں شامل ہے اور جو اخذ میں شامل نہیں اسے نتف (نوچنا) کہتے ہیں۔

اگر مصنف کی مراد ہے کثرت استعمال میں قص حلق کو شامل نہیں تو اسے ہم تسلیم نہیں کرتے اگر تسلیم کر بھی لیں تو امام محمد کا الجامع الصیغر میں سنت کا بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت ہے خواہ تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو اسی لیے بغل کے مونڈنے کا ذکر کیا اور اسکا سنت ہونا بیان نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ احرام کی حالت میں تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو مقصود صرف ازالہ ہے جس طرح بھی ازالہ ہو سکے اس پر حکم متعین ہو جائیگا۔

باقی رہا ہے کہ حدیث شریف پانچ چیزیں فطرت سے ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوئی تو اس میں قص الشارب کا لفظ ہے تو یہ حلق کے منافی نہیں کیونکہ استصال میں مبالغہ ہے بخاری ومسلم کی حدیث احفوا الشوارب قطع میں مبالغہ کرنا مقصود ہے جس طرح بھی حاصل ہو قینچی سے ہو یا استرے البتہ استرے سے مبالغہ فی الازالہ آسان ہے۔

امام طحاوی کا بھی مقصد یہی ہے جسطرح بھی ہو ازالہ میں مبالغہ کرنا ہے اور اہل حرف کے نزدیک قص حلق کو بھی شامل ہے اسکو کہتے ہیں قص الحلاقۃ۔

اور عنایہ شرح ہدایہ علی حاشیہ فتح القدیر صفحہ مذکورہ میں ہے کہ بعض متاخرین کے نزدیک

کوتاہ کرنا سنت ہے۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی شارح بخاری فرماتے ہیں

امام طحاوی نے احادیث مذکورہ بالا کی روایات کے بعد ان احادیث متعارضہ کے مابین یوں تطبیق ہوگی کہ احفاء قص سے افضل ہے پھر باب حلق الشارب عنوان دینا پھر اسکی طرف مشیر ہے۔ اور احفاء اتنا ہو کہ حلق کی طرح ہو جائے۔ (جس طرح آجکل باریک مشین کے ذریعے چھوٹے کئے جاتے ہیں اور وہ حلق کی طرح ہی ہو جاتے ہیں) اور مختار میں ہے حلق سنت ہے اور باریک کوتاہ کرنا حسن ہے اور محیط میں حلق قص سے احسن ہے اور یہ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے (بنایہ شرح ہدایہ ص ۳۵۵ ج ۴)

ابن ہمام اور صاحب عنایہ کے اقوال معتمدہ تصریح کر رہے ہیں کہ قص بعض فقہاء احناف کا قول ہے

علامہ ابن نجیم جنکا لقب ثانی ابو حنیفہ ہے شرح کنز میں وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ صاحب ہدایہ نے امام محمد کے قول جو کہ الجامع الصغیر میں مذکور ہے سے گمان کیا ہے کہ کوتاہ کرنا سنت ہے اور امام طحاوی جو کہ حلق کے طرفدار ہیں کا رد کیا ہے لیکن صاحب ہدایہ کا یہ گمان درست نہیں کیونکہ الجامع الصغیر میں زیر بحث قول میں سب کا سنت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت اور اسکا حکم بیان کرنا مقصود ہے کہ جس طرح بھی لبوں کے بال دور کرے اور انکار کرے اس میں جنایت ثابت ہوگی (بحر الرائق ص ۱۱۰ ج ۳)

علامہ ابن عابدین شامی حنفی جو کہ مفتی بہ اقوال بیان کرنا اسکا مقصود ہے رقمطراز ہیں ذکر الطحاوی ان الحلق سنۃ ونسب ذالک الی العلماء الثلاثۃ (درالمختار کتاب الحظر و الاباحۃ

وجاب الاستبراء ص ۲۸۹ ج ۵) الطحاوی نے ذکر کیا کہ حلق سنت ہے اور اس قول کی نسبت تینوں علماء کی طرف کی ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی کے مطابق امام طحاوی قدوۃ العلماء علماء متقدمین سے ہیں مذھب حنفی کوسب سے بہتر جانتے ہیں

اور علامہ عبدالحی لکھنوی مزید فرماتے ہیں کہ

امام طحاوی مجتھد ہیں اور ان کا مرتبہ امام ابو یوسف اور امام محمد سے کم نہیں (فوائد البھیہ فی تراجم الحنفیہ ص ۳۲)

فتاوی عالمگیری میں ہے

امام طحاوی نے بیان کیا لبوں کا کوتاہ کرنا حسن ہے اور تراشنا افضل واحسن ہے اور امام صاحب اور صاحبین کا قول ہے۔ (عالمگیری ص ۳۵۸ ج ۵ باب الکراھیہ باب نمبر ۱۹)

محدث شہیر بدر الدین عینی شرح کنز میں فرماتے ہیں

کہ امام طحاوی فرماتے ہیں لبوں کا حلق (مونڈنا) امام ابو حنیفہ کے نزدیک سنت اس حدیث کے مطابق احفوا الشوارب اعفوا اللحی رواہ مسلم (ص ۱۲۹ ج ۱) لبوں میں احفاء کرو اور داڑھیوں کو لمبا کرو (رمز الحقائق ص ۱۰۲ ج ۱)

امام زیلعی نے حاشیہ کنز میں حدیث ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنھم کی احادیث کو قص والی حدیث پر ترجیح دی ہے ملاحظہ فرمائیے (حاشیہ زیلعی علی کنز الاقائق ص ۵۵ ج ۲)

سوال آپکی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی کے نزدیک حلق افضل ہے جبکہ انہوں نے ''شرح معانی الآثار'' میں احفاء کو ترجیح دی ہے۔

جواب انہوں نے اپنی مذکورہ کتاب میں کتاب الکراھیہ کے تحت باب حلق الشارب

قائم کیا ہے۔

اس میں مختلف الفاظ سے متعدد روایات جمع کی ہیں اور تحقیق کے بعد مزید حلق کو حدیث احفاء سے ثابت کیا ہے کیونکہ احفاء کا معنی استصال ہے جسکا اردو میں معنی ہوگا جڑ سے اکھیڑنا، بیخ و بن کرنا یہ اسی صورت میں ہوگا جب قص میں اتنا مبالغہ کیا جائے کہ حلق کی طرح نمایاں ہو۔

چنانچہ منتخب اللغات میں ہے احفاء بروت را بسیار گرفتن لبوں کا بہت زیادہ دور کرنا اور بسیار فارسی میں مبالغہ کے لیے آتا ہے امام طحاوی اس مقام کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو کہ صحابہ کرام میں ایک خاص مقام و مرتبہ رکھتے تھے کہ فعل سے نقل کرتے ہیں کہ احفاء اس حد تک ہو کہ نتف (نوچنا) محسوس ہو کہ لوگ گمان کریں کہ ہاتھ کے ذریعہ بغل کے بالوں کی مانند کیا ہوا ہے اور دوسری روایت ہے کہ چمڑے کی سفیدی نظر آتی تھی۔ تیسری روایت میں اشد احفاء مذکور ہے ان سب میں احفاء حلق کے بالکل مشابہ ہے احفاء اور حلق میں اتنا فرق ہے کہ احفاء قینچی اور مشین کے ذریعہ ہوتا ہے اور حلق استرا اور بلیڈ کے ذریعہ ابن عمر کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی احفاء مذکور ہے جیسا کہ پہلے شرح معانی الآثار، فتح الباری اور عمدہ القاری کے حوالہ جات میں مذکور ہیں اور قص کو بھی درست قرار دیا ہے اور کہا ہے قص حسن ہے اور تنہا حلق میں زیادہ ثواب ہے چنانچہ امام طحاوی باب حلق الشوارب کے آخر میں فرماتے ہیں کہ احفاء میں جو فضیلت ہے وہ قص میں نہیں۔

نیز امام طحاوی نے عقلی دلیل دی ہے کہ حج و عمرہ میں قصر سے حلق افضل ہے اس بناء پر بھی قص سے حلق و احفاء افضل ہونا چاہیے۔

امام ابو داؤد وسلیمان بن اشعث نے باب السواک من الفطرۃ کے تحت ام المومنین

حضرت عائشہ کی حدیث روایت کی ہے عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحیة (الحدیث) جو پہلے مسلم کے حوالہ سے نقل ہو چکی ہے قص الشارب پر حاشیہ میں محشی نے فتح الباری سے ابن حجر کے کلام کا خلاصہ پیش کیا ہے اور طبری کے قول کو ترجیح دی کہ اس میں روایات متعددہ پر عمل ہو جاتا ہے کہ مذکورہ عمل احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں۔ اسیر محشی کہتا ہے کہ ترجیح اسی قول کو ہونی چاہیے کہ اس میں سنت پر محافظت پائی جاتی ہے۔ کہ کبھی اس پر عمل کرلے اور کبھی اس پر اور افراط سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد ص ۹ ج ۱ حاشیہ نمبر ۴)

اور صاحب کتاب حدیقہ الابرار الی طریقہ الاخیار نے اس مسئلہ پر کافی بحث کی ہے۔ شرح معانی الآثار کا پورا باب نقل کیا ہے اور محیط السرخسی کا حوالہ دیا کہ اس کے صفحہ نمبر ۱۲۷ ج ۵ میں بھی اسی طرح ہے۔ (مترجم نے وہ پہلے نقل کر دیا ہے اور حامدیہ کے حوالہ سے ابن حجر کا قول نقل کیا جو مترجم نے فتح الباری کے حوالہ سے پہلے ذکر کیا ہے۔)

عینی شرح بخاری اور بنایہ شرح ھدایہ کا حوالہ بھی مذکورہ ہو چکا ہے۔

ردالمحتار میں علامہ شامی فرماتے ہیں

اختلف فی المسنون فی الشارب ھل ھو القص او الحلق لبوں میں قص (کوتاہ کرنا) سنت ہے یا حلق؟ تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض متاخرین کے نزدیک مذھب قص کوتاہ کرنا ہے ملک العلماء علامہ کاسانی بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں یہی صحیح ہے اور امام طحاوی نے کہا قص حسن اور حلق احسن ہے اور یہی ہمارے ائمہ کا قول ہے (بحوالہ نہر الفائق) (ردالمحتار جدید مطبوعہ ص ۵۵۰ ج ۲)

جلد ۱۰ص میں قبل سنۃ کے تحت لکھتے ہیں

شی علیه فی الملتقی و عبارة المجتبیٰ بعد ما رمز للطحاوی حلقه سنة ونسبه الی ابی حنیفة وصاحبیه والقص منه حتی یوازی الحرف الاعلی من الشفة العلیا بالاجماع ۱ ھ (ردالمختار ص ۴۰۷ ج ۲)

ملتقی میں اسی طرف گئے ہیں اور مجتبیٰ میں امام طحاوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا مونڈنا سنت ہے اور یہ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور قص کا بالاتفاق معنی ہے بالوں کو تاہ کرنا اوپر والے ہونٹ کا کنارہ نظر آئے اور ظاہر ہو جائے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ امام شافعی سے اس بارے کوئی نص نہیں دیکھی انکے اصحاب میں سے مزنی اور ربیع کو دیکھا ہے وہ احفاء کرتے تھے ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنے امام سے ہی یہ عمل لیا ہوگا۔

لیکن امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا مذھب سر اور لبوں کے بارے میں احفاء ای حلق تقصیر سے افضل ہے ابوبکر اثرم نے کہا ہے امام احمد کو دیکھا سخت احفاء کرتے تھے۔ الحدیقہ الندیہ میں "احفوا الشوارب" حدیث شریف کے تحت رقمطراز ہیں

کہ اسی معنی میں انھکو الشوارب دوسری روایت ہے اور اس سے مراد "بالغوا فی ازالة ما طال منها حتی یتبین الشفعة تبیانا ظاهراً ندبا وقیل وجوبا واما حلقه بالکلیة فمکروه علی الاصح عند الشافعیة وصرح مالك بدعة واخذ الحنفیة بظاهر الحدیث فسنوا حلقه (ص ۳۹۶ ج ۲) جو بال ہونٹ پر ظاہر ہوں انکو زائل کرنے میں مبالغہ کرو تا کہ ہونٹ بالکل واضح نظر آئے یہ مستحب ہے اور بعض نے کہا واجب ہے شوافع کے نزدیک بالکل مونڈنا اصح قول کے مطابق مکروہ ہے اور امام مالک نے اسکے بدعت ہونے کی تصریح کی اور احناف نے ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے اسے سنت کہا۔

سوال عالمگیری میں محیط سے نقل کرتے ہوئے کہا لب کے بال مونڈنے سنت ہیں یہ امام ابو حنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور شرح معانی الآثار میں ہے کوتاہ کرنے سے حسن اور احفاء احسن اور افضل ہے اور یہ ہمارے تینوں ائمہ کا قول ہے۔

جواب تنقیح الحامدیہ میں ہے امام اعظم فرماتے تھے کہ احفاء تقصیر سے افضل ہے اور عمدۃ القاری میں ہے احفاء قص سے افضل ہونے کی وجہ سے امام طحاوی نے باب حلق الشارب سے تعبیر کیا ہے اور اس میں فرمایا جمہور سلف احفاء الشارب کو کوتاہ سے افضل ہے (الی آخرہ) عینی علی الھدایہ میں (جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے) حلق سنت اور کوتاہ کرنا حسن ہے اور محیط میں۔ ہے کہ قص سے حلق احسن و افضل ہے یہی ہمارے تینوں ائمہ کا قول ہے اور ردالمحتار کوتاہ کرنا حسن اور مونڈنا افضل ہے یہی تینوں ائمہ کا قول ہے حدیقہ میں ہے ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے احناف نے حلق کو سنت کہا

خلاصہ کلام فتح القدیر، بحرالرائق، کفایہ علی الھدایہ، عنایہ علی الھدیہ اور مستخلص میں ایک ہی قول ہے شارب کا مونڈنا مقصود ہوتا ہے جیسا کہ "یفعلہ الصوفیہ وغیرھم" صوفیائے کرام اور انکے علاوہ لوگ کرتے ہیں بحرالرائق اور فتح القدیر میں پہلے آچکا ہے مقصود بالوں کا زائل کرنا ہے جس چیز سے بھی ہو قینچی ہو یا استرا لیکن استرے سے آسانی ہوتی ہے۔

اور اس بیان سے بدائع کی تردید ہوگئی کہ قص سنت ہے حلق نہیں۔

اور احکام المذاھب میں ہے امام اعظم اور صاحبین کا مذھب سر اور لبوں کے بالوں کے بارے میں احفاء یعنی صفی ہے جو کہ تقصیر سے افضل ہے اس سے صراحۃ معلوم ہوتا ہے کہ مذھب حنفیہ میں کوتاہ کرنا کہ ہونٹ کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور ان کا مونڈنا

دونوں مشروع ہیں (ھدایہ الابرار الی طریقۃ الاخیارہ ص ۲۷)

نوٹ: حلق کو بدعت کہنا درست نہیں کیونکہ بدعت سیہ کی اصل نہیں ہوتی قرآن مجید میں اور نہ حدیث نہ ظاہرا اور نہ اشارۃً جب کہ حلق کی اصل موجود ہے جیسا کہ نسائی شریف ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے "احلقو الشوارب" "لبوں کے بالوں کو حلق کرو (کذانی تخیح اور احکام المذاھب) لبوں کے بال مونڈنے پر بدعت کا اطلاق کرنا کتب معتبرہ کی تصریحات کے خلاف بھی ہے "ان الشارب مقصود بالحلق کما یفعله الصوفیه وغیرهم (کما فی فتح القدیر وبحرائق وغیرهم) جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

اور حدیث "لیس منا من حلق الشارب" جو لبوں کے بال مونڈے وہ ہم سے ہیں" فتح الباری میں حافظ ابن حجر فرمایا کہ حلق کی نفی میں اس حدیث سے استدلال کرنا غلو ہے۔

پس اسکو نسخ پر محمول کیا جایگا یا اسکی تاویل ہوگی یا اس پر دیگر احادیث کو ترجیح دی جائیگی۔

محقق صاحب! وقت، حال، مکان اور زمان تقاضا نہیں کرتا کہ کچھ لکھا جائے آپ کی شدید خواہش پر بتکلف اہل اللہ کی خدمت کیلئے یہ چند سطریں تحریر کی ہیں والباقی عند التلاقی ان شاء الباقی۔ باقی انشاء اللہ ملاقات پر وضاحت ہوگی دوسرے یہاں کے باشندے بخریت ہیں للہ الحمد والمنة علی ذالك النعماء والا لاء وبالخصوص علی نعمة الاسلام ومتابعة سید الانام ﷺ فانه ملاك الامر ومدار النجاة ومناط الفوز بالسعادات الانبویة والا خرویة ثبتنا الله سبحانه وایاکم علی ذالك

فقیر سیف الرحمٰن

مسئلہ جزءالاسبال

یعنی

شلوار کو ٹخنوں سے اُوپر رکھنے کا مسئلہ

تالیف

حضرت مفتی احمدالدین تو گیروی سیفی

Marfat.com

مسئلہ اسبال

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔اما بعد

اسبال کے متعلق احادیث مبارکہ

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامہ۔

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تکبر سے کپڑا لٹکایا تو روز محشر اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

فقال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ان احد شقی ازاری یسترخی الاان اتعاھد ذالک منہ فقال النبی ﷺ لست ممن یصنعہ خیلاء (بخاری ص۸۶۰ج۲مسلم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میری چادر کی طرف ڈھیلی ہوجاتی ہے مگر یہ بار بار کوشش کروں تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تو ان میں سے نہیں جو تکبر کی نیت سے کرتے ہیں۔

۲۔قال محارب بن دثار قال سمعت ابن عمر یقوم قال رسول اللہ ﷺ من جر ثوبہ من مخیلہ لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامہ فقلت لمحارب اذکر ازارہ قال ماخص ازار ولا قمیصا (بخاری ص۸۶۱جلد۲)

محارب بن دثار حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ سے فرماتے سنا جس نے تکبر کی وجہ سے کپڑا کھینچا قیامت کو اللہ تعالی اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ راوی کہتا ہے میں نے محارب بن دثار سے استفسار کیا کہ چادر کی تخصیص کی؟ انہوں نے فرمایا چادر (تہہ بند) قمیص وغیرہ سے تخصیص نہیں فرمائی مطلق کپڑے کا ذکر کیا۔

۳۔عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال یا ینظر الله یوم القیامه الی من جرازاره بطرا (متفق علیہ، مسلم ص۱۹۵ ج۲)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالی اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے تہہ بند کو نیچے رکھتا ہے۔

۴۔عن ابن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ بینما رجل یجرازاره خسف به فهو یتجلجل فی الارض الی یوم القیامه (بخاری ص۸۶۱ ج۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تکبر سے اپنی تہہ بند نیچے لٹکاتا ہے وہ زمین میں قیامت تک دھنستا رہے گا اس حالت میں کہ اس کی چیخیں نکلتی ہوں گی۔

۵۔عن الی هریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال ما اسفل من الکعبین من ازار ففی النار (بخاری ص۸۶ ج۲ نسائی ص۲۹۴ ج۲)

حضرت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تہہ بند (شلوار) کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ہوگا۔

۶۔عن سالم عن ابیه عن ابن عمر رضی الله عنهم قال قال رسول الله ﷺ

الاسبال فی الازار و القمیص والعمامہ من جر ثوبہ من الخیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامہ (نسائی ص۲۹۵ ج ۲۔ ابوداؤد ص۔ ابن ماجہ ص۲۶۴)

حضرت سالم اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسبال تہہ بند (شلوار) قمیص اور عمامہ میں ہے۔ جس نے تکبر سے کپڑا لٹکایا قیامت کو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(۷) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی لا ینظر الی مسبل ازارہ (نسائی ص۲۹۴ ج ۲۔ کنز العمال ص۳۱۵ ج ۱۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تہہ بند لٹکانے والے کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(۸) عن ابی جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفع ازاك الی نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاك واسبال الازار فانها من المخیلتہ واللہ لایحب المخلیہ (ابوداود ص۲۱۰ ج ۲ بالفاظ مختلفہ مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۸ ج ۶)

ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف وصیتیں کرتے ہوئے فرمایا تہہ بند کو لٹکانے سے بچ کہ یہ تکبر ہے اور تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

(۹) عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذھب فتوضا فذھب فتوضاثم جاء فقال اذھب فتوضافقال لہ رجل یا رسول اللہ مالك امرتہ ان یتوضا ثم سکت عنہ ثم قال انہ کان یصلی وھو مسبل ازارہ وان اللہ لایقبل صلوۃ رجل مسبل (ابوداؤد ص۱۰۰ ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تہہ بند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا۔ تو اسے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا جا دوبارہ وضو کر۔ وہ وضو کر کے آیا تو پھر اسے فرمایا جا پھر وضو کر۔ چنانچہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اسے بار بار وضو کرنے کا حکم کیوں دے رہے ہیں۔ تو تھوڑی دیر خاموشی کے بعد فرمایا کہ یہ شخص اپنی تہہ بند ٹخنوں کے نیچے کر کے نماز پڑھ رہا تھا فرمایا اللہ تعالیٰ اسبال والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

(۱۰) عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ثلثہ لا یکلمھم اللہ یوم القیامہ ولھم عذاب الیم المنان بما اعطارہ والمسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب (نسائی ص ۲۹۴ ج ۲)

ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین اشخاص کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ نمبر ۱. دینے کے بعد احسان جتلانے والا۔ نمبر ۲. اپنی تہہ بند لٹکانے والا۔ نمبر ۳. جھوٹی قسم سے اپنے مال و اسباب کو رواج (شہرت) دینے والا۔

(۱۱) عن ابن عمر قال مررت برسول اللہ ﷺ وفی ازاری استرخاء فقال عبداللہ ارفع ازارک فرفعتہ ثم قال زد فزدت فمازلت اتحراھا بعد فقال بعض القوم الی این قال الی انصاف الساقین (مسلم ص ۱۹۵ ج ۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور میری تہہ بند ڈھیلی تھی تو فرمایا تہہ بند اونچی کرو عبداللہ میں نے اونچی کی۔ پھر فرمایا زیادہ اونچی کرو میں نے اور زیادہ اونچی کر لی۔ اس کے بعد کبھی اس سے

نیچی نہیں ہونے دی۔ کسی نے پوچھا کہاں تک اونچی کرائی تھی تو عبداللہ نے فرمایا نصف پنڈلیوں تک۔

(۱۲) عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ازرة المسلم الی نصف الساق ولا حرج اولا جناح علیه فیما بینه بین الکعبین وما اسفل من الکعبین فهو فی النار من جر ازاره بطر الم ینظر الله الیه (ابوداؤد ص ۲۱۲ ج ۲)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کی تہہ بند نصف پنڈلی تک ہوتی اور ٹخنوں سے اوپر تک کوئی گناہ نہیں۔ جو ٹخنوں سے نیچے ہوگی پس ہوگی پس وہ دوزخ میں ہوگی۔ جس نے تکبر کی بناء پر تہہ بند لٹکائی تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(۱۳) عن عکرمه رضی الله عنه رای ابن عباس رضی الله عنه یا تزر فیضع حاشیه ازاره من مقدمه علی ظهر قدمه ویرفع من منوخره قلت لم تا تزر هذه الازرة قال رایت رسول الله ﷺ یاترزها (ابوداؤد ص ۲۱۲ ج ۲)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو تہہ بند باندھے دیکھا کہ اس کا اگلا حصہ قدموں کو چھو رہا ہے اور پچھلا ٹخنوں سے اوپر کیا ہوا ہے۔ میں نے ان سے اس طرح باندھنے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح تہہ بند باندھے دیکھا۔

(۱۴) عن عائشه رضی الله تعالیٰ عنها قالت سمعت رسول الله ﷺ قال ما تحت الکعب من الازار فی النار (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۸ ج ۶)

حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے رسول اکرم

ﷺ فرماتے سنا کہ تہہ بند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہے وہ آگ میں ہوگا۔

(۱۵)عن عبداللہ بن ابی الھذیل قال سال ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ عن موضع الازار فقال مسرق الساق لا خیر فیما اسفل من ذالک ولا خیر فیما فوق ذالک (مصنف ابن ابی شیبہ (ص ۲۸ ج ۶)

عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابوہذیل سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے مقام تہہ بند کے متعلق سوال کیا تو فرمایا گھٹنوں سے نصف پنڈلی تک نہ اس سے اوپر باندھنے میں کوئی بھلائی ہے اور نہ اس سے نیچے کرنے میں کوئی خیر ہے۔

(۱۶)عن مجاھد رضی اللہ عنہ قال کان یقوم من مس ازارہ کعبیہ لم تقبل صلاتہ قال وقال زرمن مس ازارہ الارض لم تقبل لہ صلاۃ (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷ ج ۶)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص کی تہہ بند اس کے ٹخنوں کو مس کرے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اور فرمایا کہ زر کہا کرتے تھے جس شخص کی تہہ بند زمین کو لگے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

(۱۷)عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال دخل شاب علی عمر مجعل الشاب یثنی علیہ قال فرآہ عمر یجرازارہ قال فقال یا ابن اخی ارفع ازارک فانہ اتقی لربک وانقی اثوبک قال فکان عبداللہ یقول یا عجبالعمران رای حق اللہ علیہ فلم یمنعہ ماھو فیہ ان تکلم بہ ○

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت عمر

[عبد]اللہ عنہ کے پاس آکر آپ کی تعریف کرنے لگا۔ آپ نے دیکھا کہ اس کی تہ بند [ٹخ]نوں سے نیچے ہے تو فرمایا بھتیجے تہ بند کو اوپر کر لے کہ اس میں زیادہ تقویٰ ہے اور زیادہ نظافت ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر تعجب آتا ہے کہ حق کہنے میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

(۱۸) عن ابی هریرہ رضی الله عنه قال مربابی هريرة رضی الله عنه فتی من قریش وهو يجر سبله فقال ابن اخی انی سمعت رسول الله ﷺ يقول من جرثوبه من الخيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامه (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۶ جلد ۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے پاس سے ایک قریشی نوجوان گزرا کہ اس کی تہ بند میں اسبال تھا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے تکبر سے کپڑا کھینچا تو قیامت کو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

(۱۹) عن ابن مسعود رضی الله عنه ان النبی ﷺ نهی عن جر الازار (ابن ابی شیبہ ص ۲۲ ج ۶)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تہ بند کو ٹخنوں سے نیچے کرنے سے منع کیا۔

(۲۰) عن المغيره رضی الله عنه بن شعبه قال رايت رسول الله ﷺ اخذ بحجزة سفيان بن ابی سهيل فقال يا سفيان لاتسبل ازارك فان الله لا ينظر الى المسبلين (صحیح ابن حبان ص ۲۵۹ ج ۱۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے سفیان بن ابی سہیل کے دامن کو پکڑ کر فرمایا اے سفیان اپنی تہہ بند ٹخنوں سے نیچے نہ کر کہ اللہ تعالیٰ چادر لٹکانے والوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

(۲۱) عن حذیفه رضی الله عنه قال اخذ رسول الله ﷺ بعضله ساقی فقال ها هنا موضع الازار فان ابیت فها هنا ولا حق للازار فی الکعبین

(صحیح ابن حبان ص ۲۶۲ ج ۱۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میری پنڈلی کے موٹے حصے کو پکڑ کر فرمایا یہاں باندھ لو کیونکہ ٹخنوں پر چادر کا حصہ نہیں (ٹخنوں پر چادر نہ آئے)

(۲۲) دیلمی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

علامه المنافق تطویل سراویله فمن طول سراویله حتی یدخل تحت قدمیه فقد عصی الله ورسوله ومن عصی الله ورسوله ففی النار (کنز العمال ص ۳۱۷ ج ۱۵)

منافق کی نشانی شلوار کو لمبا کرنا ہے۔ جس نے شلوار کو لمبا کیا حتیٰ کہ قدموں کے نیچے آجائے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کی رسول ﷺ کی فرمانی کی تو اس کا ٹھکانہ آگ ہے۔

(۲۳) عن ابیه عن صفیه بنت ابی عبید انها اخبرته ان ام سلمه زوج النبی ﷺ انها قالت لرسول الله ﷺ حین ذکر الازار فالمراة یارسول الله قال ترخی شبرا قالت ام سلمه اذا ینکشف عنها قال فذراعا لاتزید علیه (موطا امام مالک ص ۷۱۰، ابوداود ص ۲۱۵ جلد ۲)

عبداللہ بن مسلمہ مالک، ابوبکر، نافع، صفیہ بنت ابی عبید ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ازار کا ذکر آیا تو عورت کے ازار کا بھی میں نے ذکر کیا کہ یا رسول اللہ عورت کیا کرے (یعنی اگر بالشت تک دراز کرے تو ستر کھلنے کا اندیشہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت تک دراز کرے پھر ام سلمہ نے عرض کیا کہ ستر تو پھر بھی کھل جائے گا آپ نے فرمایا ایک ہاتھ سے زیادہ نہ بڑھایا جائے۔

(۲۴) عن ام سلمته عن النبی ﷺ بھذا الحدیث قال ابود اود رواہ ابن اسحاق وایوب بن موسی عن نافع عن صفیه (ابوداود ص ۲۱۵)

ابراھیم بن موسیٰ' عیسیٰ عبیداللہ' نافع' سلیمان بن یسار ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے یہی روایت کی ہے' ابوداؤد فرماتے ہیں' کہ اس روایت کو ابن اسحاق اور ایوب نے بواسطہ نافع صفیہ ذکر کیا ہے۔

(۲۵) عن ابن عمر قال رخص رسول اللہ ﷺ لامھات المومنین فی الذیل شبرا ثم ستزدنه فرادھن شبرا فکن یرسلن الینا فنذرع لھن ذراعا (ابوداود ص ۲۱۵ جلد ۲)

مسدد' یحییٰ' زید' ابوالصدیق' ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں کے واسطے ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت دی تھی۔ انہوں نے زیادہ چاہا آپ نے دو بالشت کی اجازت دی پس آپ کی بیبیاں کپڑا ہمارے پاس بھیجتیں۔ ہم اپنے ہاتھوں سے ناپ دیتے۔

(۲۶) عن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبید بن عمیر قال قال رسول اللہ ﷺ لا صحابه ارفعوا ازرکم۔ ارفعوا ارفعوا۔ قال فرفعوھا الی رکبھم ثم قال

احفضو۔احفضو۔اخفضو فخفضوھا الی انصاف سوقھم ثم قال انی رایت الملائکہ ولباسھم ھکذاواز ھم ھکذا (مصنف عبدالرزاق ص۸۲ ج۱۱)

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ سے فرمایا اپنی چادروں کو اونچا کرو۔اونچا کرو۔اونچا کرو تو صحابہ کرامؓ نے اپنے گھٹنوں تک اونچی کرلیں پھر فرمایا نیچے کرو نیچے کرو۔نیچے کرو تو صحابہ کرامؓ نے اپنی نصف پنڈلیوں تک نیچے کرلیں۔پھر فرمایا میں نے فرشتوں اوران کے لباس یاان کی چادروں کواسی طرح دیکھا۔

(۲۷)عن الاشعت رضی اللہ عنہ بن سلیم قال سمعت عمتی محدثت عن عمھا قال بینما انا امشی بالمدینہ اذا انسان خلفی یقول ارفع ازارك فانه اتقی وابقی فالتفت فاذاھو رسول اللہ ﷺ قلت یارسول اللہ ﷺ انماھی بردۃ ملحاء قال امالك فی اسوۃ فنظرت فاذا ازارہ الی نصف ساقیہ (شمائل ترمذی ص۸)

اشعث رضی اللہ عنہ اپنی پھوپھی اور وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں چل رہا تھا کہ پیچھے سے ایک شخص نے مجھ سے کہا ازار اوپر کرلو اس طرح تقویٰ زیادہ اور بقاء زیادہ ہے اور ایک روایت انقی ہے طہارت ونفاست زیادہ ہے میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔میں نے معذرت کی کہ یہ کام کاج کے کپڑے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھے میرا طریقہ پسند نہیں؟

(۲۸)عن ایاس بن سلمہ بن اکوع عن ابیہ قال کان عثمان یا تزر الی نصف ساقیہ وقال ھکذا ازرۃصاحبی یعنی النبی ﷺ (شمائل ترمذی ص۸)

ایاس رضی اللہ عنہ بن سلمہ بن اکوع اپنے باپ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان

عنی رضی اللہ عنہ اپنے تہہ بند نصف پنڈلی تک رکھتے تھے اور فرمایا کہ اسی طرح میرے صاحب کی ازار تھی یعنی نبی اکرم ﷺ۔

(۲۹) عن ابی امامه بینما نحن مع رسول اللہ ﷺ اذ لحقنا عمرو بن زرارة الانصاری فی حله ازار ورداء قد اسبل فجعل رسول اللہ ﷺ یاخذ بنا حیه ثوبه ویتواضع لله ویقول عبدك وابن عبدك وامتك حتی سمع عمرو فقال یا رسول اللہ ﷺ انی حمش الساقین فقال یا عمرو ان اللہ قد احسن کل شیء خلقه یا عمرو ان اللہ لا یحب المسبل (الحدیث) (فتح الباری شرح بخاری ص ۲۲۵ جلد ۱۰ بحوالہ الطبرانی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ عمرو بن زرارہ انصاری ازار اور رداء کے لباس میں ملبوس اس حالت میں حاضر خدمت ہوئے کہ ازار (تہہ بند) ٹخنوں سے نیچے تھی۔ نبی اکرم ﷺ اس کے کپڑے کے دامن کو پکڑ کر عاجزی کے ساتھ فرمانے لگے اے اللہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری کنیز کا بیٹا ہے۔ حضرت عمرو نے سن کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں باریک پتلی پنڈلیوں والا ہوں تو آپ نے جواب دیا اے عمرو بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شے کی بڑی اچھی تخلیق فرمائی ہے بے شک اللہ تعالیٰ ازار لٹکانے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

(۳۰) عن رجل من بنی اسد ان رسول اللہ ﷺ قال لولا ان فیك اثنتین کنت انت انت قال ان واحدة لتكفینی قال تسبل ازارك وتوفر شعرك قال لاجرم والله لا افعل (مصنف امام عبدالرزاق ص ۸۳ ج ۱۱)

نبی اسد کے ایک شخص سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا اگر تجھ میں دو چیزیں نہ ہوں تو بہت ہی اچھا انسان لگے عرض کیا ایک بھی مجھے کافی ہے فرمایا تہہ بند لٹکاتا ہے اور سر کے بال کانوں سے نیچے تک لمبے ہیں عرض کیا بخدا آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا۔

(۳۱) عن ام سلمه زوج النبی ﷺ قالت سئل النبی ﷺ عن ذیل المرئة فقال شبرا فقلت فاذا تبدو اقدامهن قال فذراعا لایزدن علیه (سنن دارمی ص۱۹۱ ج دوم)

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عورت کے دامن کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا ایک بالشت (مرد سے) زیادہ کرے۔ میں نے عرض کیا پھر تو عورت کے قدم نظر آئیں گے تو فرمایا ایک گز زیادہ لمبا کرے اور اس سے زیادہ دراز نہ کرے۔

(۳۲) عن العلاء بن عبدالرحمن عن ابیه قال سئالت ابا سعید الخدری ؓ عن الازار فقال انا اخبرك بعلم سمعت رسول الله ﷺ یقول ازرة المومن الی انصاف ساقیه لاجناح علیه فیما بینه وبین الکعبین وما اسفل من ذالك ففی النار قال ذالك ثلاث مرات لاینظر الله یوم القیامه الی من جر ازاره بطرا (صحیح ابن حبان ص ۲۶۳ ج ۱۲)

ترجمہ۔ علاء بن عبدالرحمن اپنے باپ سے راوی ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ازار کے متعلق پوچھا تو فرمایا ہاں مجھے علم ہے میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ مومن کی ازار نصف پنڈلی تک ہے۔ ٹخنوں تک کوئی حرج نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہے وہ دوزخ میں ہے۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص

کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے تہہ بند دراز کرتا ہے۔

(یہ حدیث صحیح ہے۔حاشیہ ابن حبان)

(۳۳)عن مجاهد قال کان یقول من مس ازاره کعبیه لم تقبل له صلاة قال وقال

زرمن مس ازاره الارض لم تقبل له صلوة (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷ ج ششم)

مجاھد فرماتے ہیں کہ جس کی تہ بند ٹخنوں کو مس کرے اس کی نماز مقبول نہیں اور

فرمایا زر کا قول ہے جس کی تہ بند زمین کو لگے اس کی نماز مقبول نہیں۔

(۳۴)عن ابن مسعود انه کان یسبل ازاره فقیل له فی ذالک فقال انی رجل

حمش الساقین (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تہہ بند دراز کرتے۔آپ سے اس کے متعلق

دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا میری پتلی ٹانگیں ہیں۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ حجر کا بن عسقلانی فتح الباری میں

فرماتے ہیں کہ دیگر صحابہ کرام کی نسبت چادر دراز ہوتی مگر ٹخنوں کو مس نہ کرتی تھی۔

(۳۵)عن خرشه ان عمر رضی الله عنه دعا بشفرة فرفع ازار رجل عن

کعبیه ثم قطع ما کان اسفل عن ذالک قال فکانی انظر الی ذبذبه تسیل

علی عقبیه (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۶۹ ج ششم)

خرشیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قینچی منگا کر اس شخص کی تہہ

بند جو ٹخنوں سے دراز تھی پکڑ کر کاٹ دی۔راوی کہتا ہے جتنا حصہ کاٹا گیا تھا وہ آج

بھی میری نظروں میں گھوم رہا ہے۔

(۳۶)حضرت ابو سلیمان المکتب عن ابیه ما رایت علیه عمیه ازارالا

یحازی الی انصاف ساقیہ

ابو سلیمان المکتب اپنے باپ سے راوی ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو ان کی چادر نصف پنڈلی تک بندھی ہوتی تھی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۰ ج ۲)

(۳۷) عن ابی طاوس عن ابیہ قال الازار فوق الکعبین والقمیص فوق الازار الرداء فوق القمیص۔

ابو طاؤس اپنے باپ سے راوی ہیں کہ انہوں نے فرمایا تہہ بند ٹخنوں سے اوپر قمیص ازار سے اوپر اور اوپر والی چادر (اور جبہ وغیرہ) قمیص سے اونچی ہو۔ (مصنف عبدالرزاق ص ۸۴ ج ۱۱)

(۳۸) عن عبداللہ بن مسلم اخی الزہری قال رایت ابن عمر ازارہ الی انصاف ساقیہ والقمیص فوق الازار والرداء فوق القمیص (عبدالرزاق ص ۸۴ ج ۱۱)

امام زہری کے بھائی عبداللہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کی تہہ بند نصف پنڈلی پر تھی قمیص اس سے اونچی اور اوپر والی چادر قمیص سے ذرا اونچی تھی۔

(۳۹) عن ابی اسحاق قال رایت ناسا من اصحابہ رسول ﷺ یا تزرون علی انصاف سوقہم فذکر اسامہ بن زید وابن عمر وزید بن ارقم والبراء بن عازب (مصنف ابن ابی شیبہ ص ۶۹ ج ششم)

ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو دیکھا وہ تہہ بندیں نصف پنڈلی تک رکھتے۔ ان میں سے چند صحابہ کرام مثلاً حضرت اسامہ بن زیدؓ

ابن عمر زید بن ارقم، اور براء بن عازب کا نام ذکر کیا۔

(۴۰) عن ابراھیم قال: موضع الازار مستق الساق (مصنف ابن ابی شیبہ ص۹۶ ششم)

حضرت ابراھیم (تابعی) فرماتے ہیں تہہ بند کی جگہ پنڈلی کا موٹا حصہ ہے۔ (نصف پنڈلی)

(۴۱) عن ابی العلاء قال رایت علیا یا تزر فوق السرة

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۲ ج ششم)

ابوالعلاء کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ ناف کے اوپر تہہ بند باندھتے تھے۔

(۴۲) عن ابی عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان ازواج النبی ﷺ رخص لھن فی الذیل ذراع فکن یناتیننا فنذرع لھن بالقصب ذراعا

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۳۷ ج ششم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم کو دامن میں ایک گز کی زیادتی کی اجازت تھی پس وہ ہمارے پاس تشریف لاتی تو ہم انہیں کانے سے گز کی پیائش کر دیتے۔

(۴۳) عن الحسن ان النبی ﷺ شبرا لفاطمه شبرا ثم قال هذا قدر ذیلك

(بن ابی شیبہ ص۳۷ ج۶)

حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے ایک بالشت کی پیائش کی پھر فرمایا'' یہ تیرے دامن کی مقدار ہے۔''

اقوال محدثین

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "لمعات" میں فرماتے ہیں

ازار کے اسبال میں بکثرت احادیث آئی ہیں۔اس بارے میں وعید شدید بھی بیان ہوئی ہے یہاں تک کہ وضواور نماز کے اعادہ کا حکم بیان ہوا ہے(جیسا کہ حدیث نمبر۹ میں ہے)اوراحادیث مبارکہ میں نصف شعبان کی بہت فضیلت بیان ہوئی کہ اس میں سب کی مغفرت ہوجاتی ہے مگرلعنت بھیجنے والے۔شراب کشید کرنے والے۔اوراسبال والے کی مغفرت میں اس رات میں بھی نہیں ہوتی۔اور اسبال میں تحقیق یہ ہے کہ یہ تمام کپڑوں میں ہے(جیسا کہ حدیث نمبر۲ میں فرمایا)یعنی جوقدرحاجت اور مقدار سنت سے زائد ہو وہ اسبال ہے۔ازار کی تخصیص اس لیے ہے کہ اس میں بکثرت اسبال واقع ہوتا ہے کیونکہ زمانہ نبوت میں لباس اکثر رداءاورازار(اوپروالی چادراورتہہ بند)پرمشتمل تھا حالانکہ حضرت ابن عمررضی اللہ عنہکی حدیث میں فرمایا کہ اسبال ازاراورقمیص میں ہےجس نے ان کولمبا کیا تکبر کی وجہ سے(الحدیث)اوردوسری حدیث ابن عمرہی سے مروی ہےاس میں مطلق ثوب(کپڑے)کا ذکر ہے۔ازار میں اصل اورعزیمت یہ ہے کہ نصف پنڈلی تک ہو کیونکہ خودرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازاراسی طرح تھی اورارشادبھی فرمایا کہ مومن کی ازارنصف پنڈلی ہے۔ٹخنوں سے اوپر تک رکھنا اس میں رخصت ہے جیسا کہ فرمایا جوٹخنوں سے نیچے ہوگی پس وہ حرام ہے۔جبہ اورقمیص کا بھی یہی حکم ہے۔قمیص کے بازوں میں یہ حکم ہے کہ گٹوں تک ہوں۔عمامہ میں اس کا شملہ وعذبہ نصف کمر سے

زائد ہونا اسبال میں شمار ہوگا۔ اور عذبہ کا اس سے نیچے ہونا اور زائد ہونا بدعت اور حرام ہے آج کل حجاز کے بعض شہروں میں لمبائی کا رواج پڑ گیا ہے یہ سنت کے خلاف اور اسراف ہے جو مال ضائع کرنے کا موجب ہے۔

پس ان میں سے جو بطریق تکبر وخیلاء وبطر کے زائد اور اسبال ہوگا وہ حرام ہے جو بطور عرف وعادت کے ہو اور قوم کا شعار بن جائے۔ وہ حرام نہیں البتہ اسراف کی بناء پر اس میں کراہت ضرور ہے۔ اور عورتوں کے حق میں ستر کی وجہ سے مردوں سے ایک بالشت سے ایک گز تک لمبا رکھنا مستحب ہے۔ جیسا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث (حدیث نمبر ۲۳) میں ہے۔ (لمعات بحوالہ حاشیہ نمبر ۱۲ ابن ماجہ ص ۲۶۴ اشعۃ اللمعات ص ۵۳۷ ج ۳)

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مرد کو جائز نہیں کہ اس کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو اور نہ اس کو کہنا جائز ہے کہ "میں تکبر کی نیت سے نیچے نہیں رکھتا" کیونکہ الفاظ کے اعتبار سے نہی اس پر مشتمل ہے۔ جہاں لفظ نہی شامل ہو وہاں اس کی تعلیل بیان کرنا دعوی بلا دلیل ہے بلکہ دامن کا لمبا کرنا تکبر پر دال ہے (حاشیہ بخاری ص ۸۶۱ ج ۲)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اسبال جر ثوب کو مستلزم ہے اور جر ثوب تکبر کو مستلزم ہے۔ جس کی تائید احمد بن نسیع کی حدیث میں ہے۔ جو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ درمیان حدیث کے فرمایا چادر لمبی کرنے سے بچ کہ یہ تکبر سے ہے (حدیث نمبر ۸)۔ نیز اس میں اسراف بھی پایا جاتا ہے۔ جو حرام ہے۔ پھر اس میں عورتوں سے مشابہت ہے۔ جیسا

کہ حدیث جس کو حاکم نے مستدرک میں صحیح کہا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ملعون ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے۔ نیز اس صورت میں کپڑے کے نجس ہونے کا خطرہ لاحق رہتا ہے اور اسبال میں تکبر کا گمان پایا جاتا ہے۔

(محلصا حاشیہ بخاری شریف ص ۸۶۱ جلد دوم فتح الباری ص ۲۲۵ جلد ۱۰)

پھر فرمایا ہم نے اس بارے میں روایت کیا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے چادر لٹک کر ٹخنوں سے نیچے ہو جانے کے بارے میں اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے رخصت عطا کرتے ہوئے فرمایا تو ان میں سے نہیں کیونکہ آپ ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طہارت باطنی کو جانتے تھے۔ اور یہ بھی جانتے تھے کہ خیلاء و تکبر سے نہیں لٹکاتے بلکہ کمزور کار نحیف بدن ہو جانے کی وجہ سے چادر مضبوط نہیں رہتی تھی بلکہ ڈھیلی ہو جایا کرتی تھی تو آپ نے ان کو رخصت عطا فرمائی اور ان کا عذر قبول فرمایا

(معالم السنن ص ۱۹۵ تا ۱۹۷ جلد ۴ بحوالہ فیض الباری ص ۳۷۳ جلد ۴)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے نہی کو عموم پر محمول کیا تھا ورنہ سوال کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ یہی احناف کا مسلک ہے کہ خیلاء تو بذات خود ممنوع ہے اور جر ثوب ہمارے نزدیک مطلقاً ممنوع مخیلہ کے ساتھ مخصوص نہیں جیسا کہ شوافع مخصوص کرتے ہیں۔ (فیض الباری ص ۳۷۳۔۳۷۴ جلد ۴)

ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قمیص اور ازار میں نصف پنڈلی تک رکھنا مستحب ہے۔ اور ٹخنوں تک بلا

کراہت جائز ہے ۔بالجملہ قدر حاجت اور لباس میں معتاد سے زائد مکروہ ہے۔اور ظاہر ہے عادت سے مراد عادت شرعی ہے۔ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ قمیص ٹخنوں سے اوپر رکھتے اور انگلیوں والی جانب بازو برابر تھے۔

(مرقات ص۲۳۹ جلد ۸)

مولانا عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ میرک نے کہا بعض احادیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے اسبال کی حرمت تکبر کی بناء پر ہے اور بعض علما نے فرمایا کہ بعض دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق اسبال حرام ہے خواہ تکبر ہو یا نہ ہو جیسے بخاری کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں وہ آگ میں ہے اور حدیث ہے "بے شک ازار لٹکانے والے کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا" اور حدیث شریف ہے کہ ازار کا کھینچنا تکبر سے ہے۔

پس کپڑے کا لمبا کرنا (ٹخنوں سے نیچے ہو جائے) مطلقا ممنوع ہوا اگرچہ تکبر کی وجہ سے اشد کراہت ہے (حاشیہ موطا امام مالک ص ۱۰۷)

دوسرے مقام پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اسبال سے جو مباح فرمایا ہے وہ صرف ضرورت کے تحت اجازت دی ہے کیونکہ دامن کے ڈھیلا کرنے سے منع کرنے کے بعد جو عورت کو اسبال کا حکم دیا ہے وہ صرف اتنی مقدار کہ جس سے وہ اپنا ستر قائم رکھ سکے۔اس سے معلوم ہوا کہ شلوار اور چادر وغیرہ کو ٹخنوں سے اوپر رکھنا واجب اور نیچے کرنا حرام ہے

(حاشیہ موطا امام مالک ص ۱۰۷)

اقوال فقہائے کرام

علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تکرہ للرجال السراویل التی تقع علی ظہر القدمین عتابہ (ردالمحتار ص ۳۵۱ جلد ۶)

مردوں کے لیے شلوار لمبا کرنا کہ جس سے پائچے پاؤں کو مس کریں مکروہ ہے۔

علامہ زین الدین ابن نجیم نے بھی یہی لکھا ہے (بحر الرائق ص ۱۹۰ ج ۸)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے کپڑوں میں تقصیر سنت ہے اور ازار و قمیص میں اسبال بدعت ہے۔ مردوں کے لیے نصف پنڈلی تک سراویل وازار وغیرہ ہونی چاہیے۔

(فتاویٰ عالمگیری ص)

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ مذکورہ بالا احادیث میں بطور تکبر دامن کو لمبا کرنے سے بعض میں منع فرمایا اور بعض میں مطلقا منع فرمایا ہے۔ اور فقہائے کرام نے مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہوئے فرمایا صرف تکبر سے دامن لمبا کرنا حرام ہے اور بغیر تکبر کے مکروہ ہے۔

صوفیائے کرام خصوصا حضرات نقشبندیہ رخصت کی بجائے عزیمت پر عمل کرتے ہیں۔ بدعات کی جگہ سنن پر عمل خواہ غیر موکدہ اور سنن عادیہ ہی کیوں نہ ہوں عمل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ جو عمل رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو خواہ زندگی میں ایک بار ہی کیا ہو اس پر عمل کرنا ہزار درجہ زیادہ بہتر ہے اس مباح عمل سے جسے آپ نے نہ کیا ہو بشرطیکہ بعد میں اس کا عکس ثابت نہ ہو یا ممانعت نہ آئی ہو تکبر چونکہ غیر محسوس صفت رذیلہ ہے جب تک مومن کا نفس نفس مطمئنہ نہ ہو جائے کسی نہ کسی صورت

میں موجود رہتا ہے۔اس لیے نفس مطمئنہ ہونے سے قبل انسان کا کہنا انسان کا کہنا کہ میں تکبر کی وجہ سے ٹخنے نیچے شلوار نہیں رکھتا دعوی بلا دلیل ہے۔ نیز صحابہ کرام اور خود نبی اکرم ﷺ کے پاس اگر کوئی ایسا شخص آتا جس کی شلوار یا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے ہوتی تو اسے اوپر کرنے کی ہدایت فرماتے بلکہ حضرت عمرو بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا عذر بھی حضور اقدس ﷺ نے قبول نہ فرمایا

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بن سلیم کے دادا کو فرمایا کہ کیا میرا طریقہ تجھے پسند نہیں؟ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شلوار کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے رکھنے آپ ﷺ کو بہت ناپسند تھے۔ تو جو چیز حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو نہایت ناگوار ہو اس کو اختیار کرنے سے مسلمان کو گریز کرنا چاہیے نہ کہ اس پر اصرار کیا جائے۔ اور بالخصوص علمائے کرام کو تو عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

شیخ المشائخ خواجہ عثمان ہارونی کا ملفوظ جو آپ کے خلیفہ اکبر حضرت سیدنا ہند الوالی خواجہ معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ نے جمع کیا نقل کیا جاتا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ صوفیائے کرام کس طرح اس کا اہتمام کرتے تھے۔

مجلس نمبر ۲۶

شلوار کے پائنچے دراز کرنے کے بارے میں آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ شلوار کا پائنچہ دراز کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ اور جو شخص شلوار کا پائنچہ دراز کرتا ہے اور پاؤں کے نیچے تک لٹکاتا ہے تو ایسا شخص خدا اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے پھر فرمایا جو شخص شلوار کے پائنچے کو اس قدر دراز کرے کہ وہ پاؤں کے نیچے

تک لٹکے تو ہر قدم پر زمینی اور آسمانی فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور اس کے بدن کے ہر بال کے بدلے دوزخ میں اس کے لئے ایک مکان تیار ہوتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نے فرمایا جو لمبا تہبند باندھتا ہے وہ منافق ہے اور جو اپنی آستین دراز کرتا ہے وہ لعنتی ہے نیز حضرت ہارونی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بدن پر کپڑا پہننے میں فضول خرچی نہ کریں کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مردے کے بدن پر کفن کے زیادہ کرنے کو منع فرمایا ہے اور دو چیزوں کے بدلے عذاب ہوگا۔ کفن زیادتی دوسرا پانچا دراز کرنے سے۔ الحمد اللہ علی ذالک

راقم الحروف

احمد الدین سیفی توکیردی عفی عنہ الحسین

عدم سایۂ مصطفیٰ ﷺ

حاضر و ناظر محبوب ﷺ

مجدد عصر حاضر شاہ خراسان کا تقویٰ

شہنشاہ خراسان

لطائف کے بارے میں علمی تحقیق

مناظرہ وزیرستان

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی مشہور تصانیف

معمولات سیفیہ

مسائلِ عمامہ شریف

اقسامِ وجد

فرضیت علم باطن

تصویر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کیا دوسرے شیخ کی بیعت جائز ہے

ناشر